بسم اللہ الرحمن الرحیم
میں تم سب میں حسب و نسب کے لحاظ سے بہتر ہوں (الحدیث)
نسب نبوی پر بے مثال کتاب
مذہب الصلحا
فی
آبائے المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء
تالیف
صاحبزادہ محمد عبد الحسن الجامی السعیدی
خطیب جامع مسجد رشیدیہ سمن آباد لاہور
دار العلوم جامعہ رشیدیہ
نزد میانی مارکیٹ سمن آباد لاہور

میں تم سب میں حسب و نسب کے لحاظ سے بہتر ہوں (الحدیث)

نسب نبوی پر بے مثال کتاب

مذہب الصلحاء

فی

آباء المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تصنیف

علامہ محمد عبد الرحمٰن الجامی السعیدی
ایم اے عربی/اسلامیات و گولڈ میڈلسٹ

ناشر

دار العلوم جامعہ محمدیہ رشیدیہ ۲۳۳ این نزد ڈونگی گراؤنڈ
سمن آباد - لاہور

نام کتاب	مذہب المصلیٰ فی آثارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا
نام مؤلف	مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی سعیدی
صفحات	۱۷۵
بار اول	
تعداد	۵۰۰
خوشنویس	محمد ارشاد
قیمت	۳۵ روپے
تاریخ اشاعت	یکم اپریل سنہ ۱۹۹۲ء

ناشر: (دارالعلوم) جامعہ محمدیہ رشیدیہ
۲۳۳- این بلاک بالمقابل ڈونگی گراؤنڈ
سمن آباد - لاہور

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلّوا علیہ وآلہ

نمبر شمار مشمولات

اِنتساب

امامِ اہلِ سنّت، غزالیِ زمان، رازیِ دوراں، سیّد المحققین سند المحدثین، امام الاتقیاء، السید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً کے نام جن کی دعاؤں سے فقیر پرتقصیر اس لائق ہوا۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم العلماء۔ محمد عبدالرحمٰن جامی سعیدی

۱۴۱۲ — ۵ — ۱۱ بروز پیر

تعالیٰ الحمدللہ ہم نے یہ مسئلہ دلائل سے بخوبی واضح کر دیا ہے۔ طالبانِ حق کے لئے اسی قدر کافی ہے۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف کے بعد آخر میں ایک سوال کا جواب۔ اور اس کے بعد امہاتِ نبوی کی کچھ تفصیل سپردِ قلم کرتے ہیں نیز یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی امہات تمام مومنہ تھیں، فللہ الحمد،

حدیث اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّار کا جواب

سُؤال: "مسلم شریف میں ایک حدیث حماد بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے حضور علیہ السلام سے اپنے والد کے متعلق پوچھا جو کہ فوت ہو چکا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہیں"۔
اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد مومن نہیں ہیں۔ اگر مومن ہوتے تو جہنم میں کیسے جاتے؟

الجواب:-
اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث مُعَلّل ہے، قابلِ حجت نہیں ہے۔ حدیث کے مُعَلّل ہونے کی وجوہات:

(۱) اس حدیث کو امام مسلم نے اور امام ابو داؤد نے بطریق حماد ابن سلمہ حضرت ثابت سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں:

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:
" اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ اَبِیْ؟ قَالَ فِی النَّارِ فَلَمَّا قَفّٰی دَعَاہُ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ"
"یعنی ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میرا باپ کہاں ہے؟ (جنت میں یا دوزخ میں) آپ نے ارشاد فرمایا وہ جہنم میں ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ نے اسکو بلایا اور فرمایا بلاشبہ میرا باپ اور تیرا باپ جہنم میں ہیں۔"

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جن میں امام مسلم امام بخاری سے متفرد ہوئے ہیں اور اس حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کی ہے۔

نمبر ۱: اس حدیث کی سند میں دو راوی حضرت حماد ابن سلمہ اور حضرت ثابت دونوں پر ائمہ جرح و تعدیل نے جرح فرمائی۔ چنانچہ امام ابن عدی الکامل فی الضعفاء میں لکھتے ہیں کہ حضرت ثابت ضعیف راوی ہیں اور ان سے مروی احادیث میں ایسی احادیث بھی ہیں جن میں نکارت پائی جاتی ہے۔

نمبر ۲: حضرت حماد ابن سلمہ اگرچہ جلیل القدر امام، عابد عالم تھے، مگر اسکے باوجود محدثین کی ایک جماعت نے کلام کیا ہے۔ اور امام بخاری نے ان کے متعلق سکوت فرمایا اور اپنی صحیح میں ان سے کوئی روایت نہیں کی، اور امام حاکم اپنی کتاب "المدخل الی الصحیح" میں لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے حضرت حماد ابن سلمہ سے اصول میں کوئی روایت نہیں نقل کی، سوائے مذکورہ حدیث کے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ حماد ثقہ ہیں لیکن ان سے مروی احادیث بہت سی منکر ہیں۔ اور ان کا حافظہ کمزور تھا۔

اب ہم وہ احادیث شواہد کے طور پر لاتے ہیں جو حضرت حماد ابن سلمہ سے مروی ہیں اور وہ منکر احادیث ہیں۔

(۱) حضرت حماد ابن سلمہ نے حضرت ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۴۳ فلما تجلی ربہ للجبل تلاوت فرمائی، اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خنصر انگلی کا ایک کنارہ نکالا، اور اسے اپنے ابہام پر

مارا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس حدیث کو امام احمد، امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا، اور فرمایا کہ امام مسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے اور امام ابن جوزی نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے ثابت نہیں ہے اور منکر ہے اور یہ ان روایات میں سے ہے جو امام حماد ابن سلمہ کی کتب میں روایاتِ موضوعہ پائی جاتی ہیں۔ حدیث کے اصل لفظ یہ ہیں:

این ابی قال فی النار، قال فاین ابوک قال حیث مررت بقبر کافر فبشرہ فی النار۔

امام سیوطی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں،

هذا حدیث صحیح (التعظیم والمنة ص۲۲)

ترجمہ:-

"ایک اعرابی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا جہنم میں۔ اس نے کہا تو آپ کا باپ کہاں ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کافر کی قبر سے گزرے تو اُسے جہنم کی بشارت دے دو۔"

اس سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سائل کے مرتد ہونے کے خدشہ کی وجہ سے ایسا جواب دیا جس میں توریہ تھا، اور اسمیں یہ وضاحت نہیں تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد بھی اسکے والد کے ساتھ جہنم میں ہیں۔ راوی کو اس سے وہم ہوا اور اس نے اپنی سمجھ کے مطابق حدیث کو بالمعنی روایت کر دیا۔

ان دو علتوں کی وجہ سے یہ حدیث ان ابی واباک فی النار، مُعَلل ہے اور قابلِ حجت نہیں ہے۔

○

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مؤمنہ ہونے کی دلیل

امام ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں بسندِ امام زہری اُم سماعہ بنت ابی رھم سے روایت کی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا حالتِ مرض میں تھیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کے سرہانے جلوہ افروز تھے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا اور یہ اشعار پڑھے:

بارک فیک اللہ من غلام
یا ابن الذی من حومة الحمام
نجا بعون الملک المنعام
فودی غداة الضرب بالسهام
بمائة من ابل سوام
ان صح ما ابصرت فی المنام
فانت مبعوث الی الانام
من عند ذی الجلال والاکرام
تبعث فی الحل والحرام
تبعث بالتحقیق والاسلام
دین ابیک البر ابراهام
فالله ینهاک عن الاصنام
ان لا توالیها مع الاقوام

اسکے بعد حضرت آمنہ نے کہا: ہر زندہ کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور نئی چیز کو پرانا ہونا ہے۔ اور میں بس جہانِ فانی سے رخصت ہونے والی ہوں اور میری یاد باقی رہے گی کیونکہ میرے بطن سے جو بچہ پیدا ہوا وہ پوری خلق سے بہتر اور طیب طاہر ہے، پھر انکا انتقال ہو گیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے جنوں کا آپ کی وفات پر نوحہ سنا اور وہ یہ کہہ رہے تھے،

نبکی الفتاة البرة الامینة
ذات الجمال العفة الرزینة
زوجة عبد الله والقرینة
ام نبی الله ذی السکینة
وصاحب المنبر فی المدینة
صارت لدی حفرتها رهینة

سابقہ اشعار میں بتوں کی پوجا سے نہی، حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دین کا اعتراف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا اقرار موجود ہے، اور وہ الفاظ شرک وکفر کے منافی ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت آمنہ مؤمنہ تھیں۔ بلکہ تمام انبیاء کی امہات مومنات صالحات ہی تھیں۔

امام جلال الدین سیوطیؒ "مسالک الحنفاء" میں لکھتے ہیں۔

انی استقرأت امہات الانبیاء فوجدتھن مؤمنات، فام اسحٰق وموسیٰ وھارون وعیسیٰ وحواء ام شیث علیہ السلام مذکورات فی القرآن بل قیل بنبوتھن ووردت الاحادیث بایمان ھاجرام اسماعیل وام یعقوب وامہات اولادہ وام داؤد وسلیمان وزکریا ویحییٰ وشمویل وشمعون وذی الکفل علیھم السلام ورجحہ ابن حبان فی تفسیرہ (الیٰ ان قال) فامہات الانبیاء الذین من بنی اسرائیل کلھن مومنات (الیٰ ان قال) وبقی ام ھود، وصالح ولوط وشعیب علیھم السلام یحتاج الیٰ نقل اودلیل والظاھر ان شاء اللہ ایمانھن فکذلک ام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان السر فی ذلک مایرینہ من النور (ص٢٠)

اور "التعظیم والمنۃ" میں فرماتے ہیں،

قد تأملت بالاستقراء فوجدت جمیع امھات الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام مومنات، فلابد ان تکون ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذلک (ص٢٤)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو کافر سمجھنے والا ملعون ہے

امام جلال الدین سیوطیؒ "مسالک الحنفاء" میں فرماتے ہیں:

سئل القاضی ابوبکر ابن العربی احد الائمۃ المالکیۃ عن رجل قال: ان آباء النبی فی النار، فاجاب بان من قال ذلک فھو ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ، قال ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انہ فی النار (ص٣٠)

یعنی امام المالکیہ قاضی ابوبکر ابن العربی سے اس شخص سے متعلق سوال ہوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کرام کے متعلق یہ کہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ شخص جو ایسا کہے ملعون ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

• جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء پہنچائیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لئے عذاب مہین تیار کر رکھا ہے"،

اور اس سے بڑی ایذاء اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضور کے والدین کے بارے میں کہا جائے کہ وہ جہنمی ہیں۔

اور امام ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں بطریق عبداللہ بن یونس روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک کاتب لایا گیا وہ خود مسلمان تھا اور اس کا باپ کافر تھا تو آپ نے لانے والے کو فرمایا کہ اگر ابناء مہاجرین میں سے کوئی لاتے تو اچھا ہوتا۔ اس کاتب نے کہا میرا باپ اگر کافر ہے تو کیا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد بھی تو ایسے ہی تھے، اسکی اس بات پر حضرت عمر بن عبدالعزیز سخت ناراض ہوئے اور اسے معزول کر دیا۔ اسی روایت کو شیخ الاسلام ھروی نے اپنی کتاب "الکلام" میں بسند ابن ابی جمیلہ سے نقل کیا اور اسمیں ہے کہ اس کاتب کا نام سلیمان بن سعد تھا۔

(الدرج المنیفہ ص٢٠، ص٢١)

بحمد اللہ کتاب ہذا "مذہب الصلحاء فی آباء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس مضمون کو پڑھکر ان کا ایمان تازہ ہو تو راقم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بحق سید المرسلین مجھے اسی طرح خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے، اور شریعت پر ثابت قدم رکھے اور میرے اس ہدیہ و تحفہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

وصلی علی سیدنا محمد وعلی آلہٖ واصحابہ وآبائہٖ واهل بیتہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

○

اجماعِ اُمّت کے حُجّت ہونے پر

معرکۃ الآراء کتاب

الالماع فی حجّیۃ الاجماع

(عربی)

تصنیف: علّامہ محمد عبدالرحمٰن الجامی السّعیدی
ایم اے عربی / اسلامیات و گولڈ میڈلسٹ

ملنے کا پتہ

فاران اکیڈمی، ۱۷۔ بی اردو بازار، لاہور